زندگی گزارنے کے آداب
ائمہ علیہم السلام کے ارشادات کی روشنی میں

5

PUBLISHERS

R-159 Sector 5-B/2 North Karachi, Uc-12, 75850

نام کتاب	خصال
مؤلف	شیخ الصدوق علیہ الرحمہ
تحقیق وتشریح	محمد باقر کمرہ ای
مترجم	عمران رجانی
مترجم تشریحات	ملیکہ خاتون کاظمی
تزئین وتصحیح	سید فیضیاب علی رضوی
کمپوزنگ	الکساء پبلیشرز (آرٹ ڈیپارٹمنٹ)
اشاعت اول	اکتوبر ۲۰۰۳، رمضان ۱۴۲۳
اشاعت دوئم	جولائی ۲۰۰۸، رجب ۱۴۲۹

AL-KISA®
PUBLISHERS
R-159 Sector 5-B/2 North Karachi, Uc-12, 75850
Ph# 021-8205932 E-mail# Alkisapublishers@hotmail.com

لوگ میری اس بات کے گواہ رہنا کہ حیان نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی، حیان نے کہا: اللہ عز وجل کے نزدیک تم لوگ میری اس بات کے گواہ رہنا کہ ربیع ابن جمیل نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی، ربیع نے کہا: اللہ عز وجل کے نزدیک تم لوگ میری اس بات کے گواہ رہنا کہ مالک ابن ضمرہ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی، مالک ابن ضمرہ نے کہا: اللہ عز وجل کے نزدیک تم لوگ میری اس بات کے گواہ رہنا کہ حضرت ابوذر غفاریؓ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی، حضرت ابوذرؓ نے بھی اسی طرح کہا اور فرمایا: رسول خداؐ نے فرمایا: مجھ سے جبرئیلؑ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے یہ حدیث بیان کی۔

﴿۳﴾ **بارہ رومی مہینوں میں زوال شمس کی شناخت کا طریقہ:** میرے والدؒ نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: احمد ابن ادریس نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: محمد ابن احمد ابن یحییٰ ابن عمران اشعری نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: حسن ابن موسیٰ خشاب نے حسن ابن اسحٰق تمیمی کے ذریعہ ہم سے روایت بیان کی، اس نے حسن ابن اخوالضحی سے، اس نے عبداللہ ابن سنان سے، کہا: میں نے امام جعفر صادقؑ کو یہ کہتے سنا کہ حزیران (گرمی کا پہلا مہینہ) کے نصف میں زوال شمس نصف قدم پر، تموز کے نصف میں ایک قدم پر، آب کے نصف میں دو قدم پر، ایلول کے نصف میں ساڑھے تین قدم پر، تشرین اول کے نصف میں ساڑھے پانچ قدم پر، تشرین آخر/ثانی کے نصف میں ساڑھے سات قدم پر، کانون اول کے نصف میں ساڑھے نو قدم پر، کانون آخر/ثانی میں ساڑھے سات قدم پر، شباط کے نصف میں ساڑھے پانچ قدم پر، آذر کے نصف میں ساڑھے تین قدم پر، نیسان کے نصف میں ڈھائی قدم پر، ایار کے نصف میں ڈیڑھ قدم پر اور حزیران کے نصف میں نصف قدم پر۔

(شرح: یہ میزان (ناپ تول) بعض علاقوں کے لئے صحیح ہے کہ جن کا عرض اس معین اندازہ سے آفتاب کے رخ کے اعتبار سے ہے۔ اور تمام شہروں کے لئے یہی حساب صحیح نہیں ہے البتہ راوی یا ان لوگوں کے لحاظ سے جن کو امام نے یوں ارشاد فرمایا بالکل صحیح تھا ظہر کی یہ علامت اس وقت ہوگی جب قبلے کے لئے خط جدی سیدھے شانے کی پشت پر واقع ہو جو بعض علاقوں میں ہوسکتا ہے ورنہ بطور فارمولا ہر علاقے کے لئے ممکن نہیں ہے۔)

﴿۴﴾ **جن لوگوں نے حضرت ابو بکرؓ کے خلافت پر بیٹھنے سے اور اسے حضرت علیؑ پر مقدم کرنے سے انکار کیا ان کی تعداد بارہ ہے:** علی ابن احمد ابن عبداللہ ابن احمد ابن ابوعبداللہ برقی نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: میرے والد نے اپنے جد احمد ابن ابوعبداللہ برقی کے ذریعہ مجھ سے روایت بیان کی، کہا: نہیکی نے مجھ سے روایت بیان کی، کہا: ابومحمد خلف ابن سالم نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: محمد ابن جعفر نے مجھ سے روایت بیان کی، کہا: شعبہ نے عثمان ابن مغیرہ کے ذریعہ ہم سے روایت بیان کی، اس نے زید ابن وہب سے نقل کیا کہ مہاجرین وانصار میں سے جن لوگوں نے ابوبکر کے خلافت پر بیٹھنے اور اس کے حضرت علیؑ پر مقدم ہونے سے انکار کیا تھا ان کی تعداد بارہ تھی:

مہاجرین: ۱. خالدؓ ابن سعید ابن عاص ۲. مقدادؓ ابن اسود ۳. ابیؓ ابن کعب ۴. عمارؓ ابن یاسر ۵. ابوذرؓ غفاری ۶. سلمانؓ فارسی ۷. عبداللہؓ ابن مسعود ۸. بریدہؓ اسلمی

انصار: ۹. خزیمہؓ ابن ثابت ذوالشہادتین ۱۰. سہلؓ ابن حنیف ۱۱. ابوایوبؓ انصاری اور ۱۲. ابوالہیثمؓ ابن تیہان وغیرہ...

جب وہ منبر پر چڑھے اور ان افراد نے باہم مشورہ کیا تو ان میں سے کچھ نے کہا: ہم اس کے پاس جا کر اس کو منبر رسولؐ سے کیوں نہ اُتار دیں جبکہ باقی لوگ کہنے لگے کہ اگر تم نے ایسا کیا تو اس طرح تم لوگ اپنے آپ کو نقصان پہنچاؤ گے حالانکہ اللہ عز وجل نے فرمایا ہے "اپنے ہاتھوں

اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو'' بلکہ ہمیں حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کے پاس جانا چاہئے تاکہ ہم ان سے مشورہ لیں اورانہیں اس اَمر سے آگاہ بھی کردیں، لہٰذا وہ لوگ امیرالمومنینؑ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر کہنے لگے: اے امیرالمومنینؑ، آپؑ نے اپنے آپؑ کو ضائع کرلیا اور ایک ایسے حق کو چھوڑ دیا کہ جس کے آپؑ زیادہ سزاوار تھے؛ اب ہم نے یہ سوچا ہے کہ اس کے پاس جاکر اسے منبرِ رسولؐ سے اُتاریں گے اس لئے کہ یہ حق بلاشبہ آپؑ کا ہے اور اس خلافت کے آپؑ زیادہ سزاوار ہیں مگر ہم آپؑ کے پاس مشورہ لینے آئے ہیں تو حضرت علیؑ نے ان سے کہا: اگر تم لوگوں نے ایسا کیا تو تم نے اس کے ساتھ جنگ کرلی اور تمہاری مثال ایسی ہوگی جیسے آنکھ میں سُرمہ یا پھر سالن میں نمک، کیونکہ اس بات پر اپنے نبیؐ کی بات کو ترک کرنے اور اپنے پروردگار کو جھٹلانے والی قوم متفق ہوگئی ہے اور اس سلسلے میں مَیں اپنے گھر والوں سے بھی مشورہ کرچکا ہوں تو وہ بھی چُپ سادھنے کے علاوہ کسی اور بات سے منع کرتے ہیں اور اس کی وجہ تم لوگ بھی جانتے ہو کہ اس قوم کے سینوں میں کینہ اور اللہ اور اس کے نبیؐ کے اہلبیت کیلئے بغض بھرا ہوا ہے اور یہ لوگ دورِ جاہلیت کے خون کا بدلہ چاہتے ہیں۔

خدا کی قسم، اگر تم لوگوں نے ایسا کیا تو یہ لوگ تلواریں سونت لیں گے اور قتل و غارت گری پر اُتر آئیں گے جس طرح کہ انہوں نے کیا تھا، یہاں تک کہ مجھے مقہور کردیا اور مجھ پر غلبہ پالیا نیز مجھ سے کہنے لگے: بیعت کرو ورنہ ہم تمہیں قتل کردیں گے، پھر تو مجھے اس کے علاوہ کوئی حیلہ نظر نہ آیا کہ میں اس قوم سے اپنا دفاع کروں اور اس کی وجہ یہ تھی کہ مجھے رسول خداؐ کی یہ بات یاد آگئی تھی کہ اے علیؑ، جب یہ قوم تمہاری بیعت توڑ دے اور اس پر ہٹ دھرمی اختیار کرلے اور اس سلسلے میں میری نافرمانی پر اُتر آئے تو تم پر صبر کرنا لازم ہوگا یہاں تک کہ خدا اپنا حکم نازل کرے اور یہ لوگ لامحالہ تمہارے ساتھ غداری کریں گے لہٰذا تم ان کو موقع مت دینا کہ یہ تم کو ذلیل کریں اور تمہارے خون کے طالب ہوجائیں، اس لئے کہ یہ اُمت میرے بعد تم سے غداری کرے گی اور اس طرح کی خبر مجھے حضرت جبرئیلؑ نے میرے پروردگار تبارک وتعالیٰ کی جانب سے دی ہے۔

لیکن ہاں، تم لوگ اس کے پاس جاؤ اور اسے اس بات سے آگاہ کردو جو تم نے اپنے نبیؐ سے سُنا ہے اور اُس پر کوئی چیز بھی مبہم مت رکھنا تاکہ یہ اس پر عظیم ترین اتمام حجت ہو اور جب وہ اپنے پروردگار کے سامنے اس حالت میں آئے کہ اس کی اور اس کے نبیؐ کی نافرمانی کی ہو اور اس کی مخالفت تو یہ اس کی زیادہ سے زیادہ عقوبت کا سبب بنے۔

یہ گروہ بروز جمعہ وہاں پہنچا اور منبرِ رسولؐ کو گھیر کر مہاجرین سے کہنے لگے: بلاشبہ اللہ نے قرآن میں تم لوگوں کو انصار پر مقدم رکھا ہے اور ارشاد ہوتا ہے **لقد تاب الله علی النبی و المهاجرین و الانصار** (سورۂ توبہ آیت ۱۱۷) ''یقیناً اللہ نے نبیؐ اور مہاجرین وانصار کی توبہ کو قبول کرلیا ہے'' آغاز تم لوگوں سے کیا پس اس طرح اللہ نے سب سے پہلے تمہیں یاد کیا۔

خالدؓ ابن سعید کی طرف سے اتمام حجت: اس دلیل کی بناء پر بنوامیہ کے خالدؓ ابن سعید ابن عاص کھڑے ہوکر کہنے لگے: اے ابوبکرؓ، اللہ سے ڈرو جبکہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ رسول خداؐ نے حضرت علیؑ کے بارے میں کیا فرمایا ہے؛ کیا تم نہیں جانتے کہ جنگ بنوقریظہ کے دن جب ہم رسول خداؐ کے گرد بیٹھے ہوئے تھے تو آپؐ نے کیا فرمایا تھا؟ یقیناً اللہ کے رسولؐ نے ہم میں سے عالی مرتبت لوگوں کی جانب رُخ کرکے فرمایا تھا: اے گروہ مہاجرین وانصار! میں تم لوگوں کو ایک وصیت کرتا ہوں لہٰذا تم لوگ اسے محفوظ کرلو اور میں تمہیں ایک پیشکش کرتا ہوں تو تم لوگ اسے قبول کرلو! آگاہ رہو کہ میرے بعد علیؑ تمہارے امیر ہیں اور تمہارے خلیفہ۔ مجھے میرے پروردگار نے اس چیز کی وصیت کی ہے اور اگر تم لوگ میری اس وصیت کی حفاظت نہیں کروگے اور اس کی تائید ونصرت نہیں کروگے تو تم اپنے احکام میں مخالفت کروگے، تمہارے دینی امور تشویش کا شکار